السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے شادی کی تو اس کے سسرال والوں نے یہ شرط رکھی کہ جس عورت سے بھی وہ شادی کرے گا اسے طلاق ہوگی پھر خاوند نے دوسری شادی کرلی اب مذاہب اربعہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ شرط لازم نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے لازم قرار دیا ہے کہ جب بھی خاوند (دوسری) شادی کرے گا۔طلاق ہو جائے گی اور جب بھی وہ کوئی لونڈی حاصل کرے گا وہ بھی آزاد ہو جائے گی۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

تاہم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی اور نہ ہی لونڈی آزاد ہوگی لیکن جب وہ شادی کرلے یا پھر لونڈی رکھے تو پہلی بیوی کو اختیار ہے چاہے وہ اس کے ساتھ رہے یا اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کرلے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"وہ شرطیں سب سے زیادہ پورا کرنے کی حق دار ہیں جن کے ذریعے تم شرمگاہ حلال کرتے ہو۔"(بخاری 2721 کتاب الشروط باب الشروط فی المهر عند عقدہ النکاح مسلم 1418۔کتاب النکاح باب الوفاء بالشروط فی النکاح احمد 144/4۔ابو داود 2139۔کتاب النکاح باب فی الرجل یشترط لها دارھا نسائی 92/6۔ترمذی 1127۔کتاب النکاح باب ماجاء فی الشرط عند عقدۃ النکاح ابن ماجہ 1954۔کتاب النکاح باب الشرط فی النکاح عبد الرزاق 10613۔دارمی 143/2۔ابو یعلی 1754۔ بیہقی 248/7)

اسی طرح ایک مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اس کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کرے گا پھر یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک لے جایا گیا تو انھوں نے فرمایا شروط سے حقوق ختم ہو جاتے ہیں۔

یوں اس مسئلے میں تین اقوال ہوئے

1۔اس سے طلاق ہو جائے گی۔

2۔اس سے نہ تو طلاق ہوگی اور نہ ہی بیوی کو علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔

3۔اس سے نہ تو طلاق ہوگی اور نہ ہی لونڈی آزادی ہوگی لیکن بیوی نے جو شرط رکھی تھی اس کی وجہ سے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ چاہے تو خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یہی قول سب سے بہتر اور عمدہ ہے۔(مزید دیکھئے الفتاوی الکبری 125/3)(شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص447

محدث فتویٰ